Scholar Name: Shah Fahad Naseem(20148049)

Supervisor: Prof. Shahzad Anjum

Topic: Amroha Ki Adabi Khidmat

Keywords: Amroha, Poetry, Urdu, Literature, Prose, Criticism

Department: Urdu(Faculty of Humanities and Languages)

امروہہ عہد قدیم سے ہی اردو* ن و ادب کا ا- اہم گہوارہ رہا ہے۔ یہاں عہدِ سلاطین میں بہت سے ذی علم و ذی فضل گھرانے آ کر* د ہوئے۔ صوفیائے کرام کیÓں کی۔ □ سے امروہہ میں شعروادب کی فضا قائم ہوئی۔ امروہہ کے ا- فر+ ی۔ رگ حضرت حاجی موسیٰ فر+ یؒ (متوفی ۸۹۸ھ) کے اشعار ملتے ہیں

رام کشن □ اللہ والے　　رام کشن کے گھر اجیالے
سا$ ڈسے نہ بچھو کاٹے　　چور اچکا ماٹی چاٹے
سکھی رہاں □ ٹھور ٹھکانے　　آئے بپت تو موسیٰ جانے

یہ اشعارÂم الفر+ مولفہ حافظ مظہر الدین فر+ ی مرقومہ ۱۸۹۹ء میں درج ہیں۔Âم الفر+ میں یہ اشعار وجو* ضرہ (مرقومہ ۱۰۷۶ھ) مولفہ حکیم امین الدین سےÜ کئے گئے ہیں جو عہد جہانگیر کی* لیف ہے۔ وقار الحسن صدیقی کے مطابق (سابق او.ایس.ڈی رامپور رضا لائبریری) یہ شمالی ہند کے قدیم* ین اشعار ہیں۔ ہم نے اپنے مقالے کو چار ابواب میں تقسیم کیا ہے* ب اول میں امروہہ کا تعارف، اس کی مختصر* ریخ، ادبی پس منظر، فارسی شعرا اور□ نگاروں کا ذکر کیاH ہے۔ امروہہ میں قدیم* ین اشعار فارسی اشعار مسجد کیقبادی محلّہ صدو* کندہ ہیں جن کا سنہ تصنیف ۹۶۵ھ ہے لیکن ان کے مصنف کا* م درج نہیں ہے۔ امروہہ میں فارسی شعرا میں حضرت شیخ واصل فر+ ی، حضرت شاہ عضدالدین جعفری، غلام محمد نقشبندی، میاں ولی محمد نخشبی، مولوی سید سخاوت حسین ہیں۔ فارسی□ نگاروں میں حضرت شاہ عضدالدین جعفری، مولوی آلِ حسن نخشبی، مولوی ارشاد علیÂ می، حافظ مظہر الدین فر+ ی کے اسمائے اَ امی ہیں۔ دوسرے* ب میں امروہہ میں اردو شعر گوئی کی روا$، آغاز وارتقا کے* رے میں گفتگو کی گئی ہے۔ اس* ب میں مصحفی سے قبل اسماعیل امروہوی ہیں۔ اسماعیل امروہوی کی مثنوی 'وفات* مہ بی بی فاطمہؓ اور معجزہ* ربقول** ئے اردو مولوی عبدالحق شمالی ہند کی □ سے پہلی مثنو* یں ہیں۔ » امروہوی مرزا عبدالقادر بیدل کے خاص شاَ د تھے۔ بیدل نے » کو اپنا قلمدان بخشا تھا سعادت امروہوی نے میر کو اردو میں شعر کہنے کی* غیب دی۔ میر عبدالرسول□ ر میر تقی میر کے شاَ د تھے جو امروہہ کے ا- جا گیردار+ ال محمد کے ساتھ امروہہ تشریف لائے اور پھر* عمر یہیں رہے ان کی آمد سے امروہہ میں شعری روا$ مز+ مستحکم ہوئی مصحفی نے اپنی شاعری کے ابتدائی دور میں یقیناً□ ر سے استفادہ کیا کیوè وہ ان سے اپنی5 قاتوں کا ذکر کرتے ہیں جن میں شعروشاعری کا ذکر ہو* تھا۔ ان کے علاوہ+ رعلی+ ر، زماں امروہوی اَ دھاری لال طرز، عالم شاہ محزوں، محتشم ہیں جن کا ذکر شعرائے اردو کے* کروں میں ملتا ہے۔ مصحفی سے ۱۹۴۷ء-- ، ۱۹۴۷ء سے* حال (مرحوم شعرا) کی شاعری کا تجزیہ پیش کیا ہے نیز ان کے مختصر سوا¤ کوائف بھی دئے گئے ہیں۔ مصحفی امروہہ کی □ سے قدآور ادبی شخصیت ہیں۔ دî ن لکھنؤ مصحفی کے شاَ د اور ان کے شاَ دوں کے شاَ د کے دم سے قایم ہوا۔ دî نِ لکھنؤ میں اردو مرثیے کو* مِ عروج* پہنچانے والے میر اَ اور مرزا دبیر مصحفی کے شاَ د میر خلیق اور میر ضمیر کے شاَ د ہیں۔ اردو کی دو □ سے اہم مثنویوں میں سے ا- گلزارِ نسیم کے خالق پنڈت* شنکر نسیم مصحفی کے شاَ د خواجہ حیدر علی آتش کے شاَ د ہیں۔ مصحفی کے بعد امروہہ میں ان کے کئی شاَ د تھے جن کا ذکر شعرائے اردو کے* کرو میں ملتا ہے جن کے دم سے امروہہ میں شعر فضا قائم رہی۔ مصحفی کے شاَ دوں کے علاوہ بھی امروہہ میں بھی شاَ د تھے جن کی نوا سنجیوں سے امروہہ میں شعروسخن کا ماحول قائم رہا۔ امروہہ میں مصحفی کے شاَ دوں میں عارف علی عارف تھے جن کا ذکر مصحفی نے* کرہ* ض الفصحا میں کیا ہے۔ امروہہ

میں ذوقؔ کے بھی ای- شاگ دصفدر علی ہاشمی تھے۔جن کا ذکر* رالشعرا میں ملتا ہے۔ان کے علاوہ ۱۹۴۷ء-- امروہہ میں شعرا کرام کی.ڑی تعداد رہی ہے۔

آزادی کے بعد کے شاعروں میں جون ایلیا مقبول. ین شاعر ہیں۔ان کی شاعری نے نوجوان ± کو خاص طور سے متاثر کیا ہے۔جون ایلیا کے بھائی رK امروہوی بھی ادب وصحافت کی د* میں ای- اہم مقام رp ہیں۔جون کے علاوہ زبیر رضوی، کفیل آذر، سیفی امروہوی، افسر امرہوی، رحمت امروہوی وغیرہ امروہہ کے آزادی کے بعد کے شعرا میں.ڑی اہمیت کے حامل ہیں*۔ب سوم میں امروہہ کے شعری مزاج.پ کلام کیاH ہے۔اس*۔ب میں امروہہ میں مختلف شعری اصناف کی. تی ورفتار،+ ازِ بیان وغیرہ کے اعتبار سے جائزہ لیاH ہے۔اس سے ظاہر ہو* ہے کہ اہلِ امروہہ نے شاعری کی تمام اصناف میں طبع آزمائی کی نیز قابلِ قدر نمونے چھوڑے*۔ب چہارم امروہہ میں اردو□ نگاری کے حوالے سے*۔ت کی گئی ہے۔اس میں تحقیق تنقید* وللڈ افسانہ،¶K یئے وغیرہ میں اہل امروہہ کے تعاون کو اجاگ کیاH ہے۔اہل امروہہ نے□ کے میدان میں بھی اپنے جوہر دکھائے ہیں۔محبّ علی خاں عباسی کی کتاب’ آئینۂ عباسی‘ (۱۸۷۸ء) امروہہ میں اردو میں لکھی گئی پہلی مطبوعہ تصنیف ہے جو ہمیں د7یب ہوتی ہے۔اس کے بعد* ریخ اصغری* ریخ واسطیہ، تفسیر غایۃ البرہان، انیسویں صدی میں اردو میں لکھی گئیں گ úیٔہ* لیفات ہیں۔امروہہ میں تنقید اور تحقیق کے حوالے سے.پ وفیسر□ راحمد فاروقی کا*م.ڑی اہمیت کا حامل ہے۔□ رصا # نے میر وغا□ کے حوالے سے کئی نئے انکشافات کئے۔میر کی سوانح’ ذکرِ میر‘ کا پہلی*.ت جمہ کیا اور اس.پ معلومات افزا حواشی اور.پ مغز مقدمہ تحریکیا۔غا□ کے کچھ خط بھی□ رصا # نے د*یفت کئے جوان کی کتاب’ تلاشِ غا□‘ میں درج ہیں۔غا□ کے اولین دیوان بخطِ غا□ (نسخۂ امروہہ) کو ادبی د* میں متعارف کرانے کا سہرا بھی□ رصا # کے سر ہے۔نسخۂ امروہہ کو د*یفت کرنے والے توفیق احمد قادری چشتی کا تعلق بھی امروہہ ہی سے ہے۔□ رصا # کے علاوہ.پ وفیسر خلیق احمدÂ می د* ہے* ریخ وتصوف میں بے نظیر محقق تسلیم کئے جاتے ہیں۔ان کی کتابیں Cیدی آ: کی حیثیت رb ہیں۔.پ وفیسر نورالحسنÝ ی نے جمالیاتی تنقید کے میدان میں گ اں قدر اضافے کئے۔.پ وفیسر محمد علی صدیقی نے. تی پسند تنقید کی روای$ کو جا+ ار*یٔ۔جامعہ¯ اسلامیہ میں.پ وفیسر رہے عظیم الشان صدیقی صا # نے بھی. تی پسند تنقید کے اچھے نمونے چھوڑے ہیں۔ امروہہ میں افسانہ نگاری میں اکرم فاروقی اور رK نجمی کے* م اہمیت کے حامل ہیں جبکہ* ول نگاری میں ارشاد امروہوی نے امروہہ کی úئندگی کی۔خاکہ نگاری میں.پ وفیسر نورالحسنÝ ی اور غیور حسنÝ ی کے* م اہمیت کے حامل ہیں۔غرض دیکھا جائے تو اہل امروہہ نے ادب کی تمام اصناف میں لکھا ہے اور اردو*۔ن و ادب کو مالا مال کیا ہے امروہہ میں اردو*۔ن وادب کے: متگ ارہر دور میں رہے ہیں۔اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ امروہہ کی اردو*۔ن وادب سے متعلق: مات* قابلِ فراموش ہیں جن سے صرفِÃ نہیں کیا جا سکتا۔ان کے ذکر کے بغیر اردو ادب کی* ریخ مکمل نہیں کی جا سکتی۔